والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کا

ایمان

علامہ مفتی محمد رضاء المصطفےٰ ظریفُ القادری

ناشر: مکتبہ قادریہ نزد میلادِ مصطفےٰ چوک سرکلر روڈ
گوجرانوالہ

1

تقریظ

از۔ نباضِ قوم۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت پاسبانِ مسلکِ رضا
حضرت مولانا الحاج **ابو داؤد محمد صادق** صاحب مدظلہٗ
امیر جماعت رضائے مصطفٰی پاکستان گوجرانوالہ

والدینِ مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہما) کے ایمان کے اثبات میں فاضل عزیز مولانا مفتی محمد رضاء المصطفٰی ظریف القادری سلمہٗ کا زیرِ نظر مضمون فقیر راقم الحروف کی تحریک پر پہلے متعدد مرتبہ اشتہاری صورت میں شائع ہوا اور اب اسے مزید تبلیغ و افادہ کیلئے پیشِ نظر کتابچہ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالٰی اہلِ سنت کے ذخیرۂ کتب و علماء کرام کے کتب خانوں میں ایک قابل قدر قیمتی اضافہ ہوگا۔ رسالہ ہذا میں فاضل مصنف نے اختصار کے باوجود "کوزہ میں دریا بند" کے محاورہ کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ اور اہلِ علم و فضل اور اہلِ عشق و انصاف کو دلائل و حوالہ جات کی ایک اہم بنیاد مہیا فرما دی ہے۔ مولٰی تعالٰی بوسیلۂ مصطفٰی (علیہ التحیۃ والثناء) فاضل عزیز کی سعی مشکور اور خدمت قبول فرمائے۔ ان کے علم و فضل اور عمر و صحت میں مزید برکتیں فرمائے۔ اور رسالہ ہذا کو مقبول و نافع بنائے اور ان کے لئے دنیوی و اخروی فیوض و برکات کا باعث بنائے۔ آمین۔

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محقق علماء کا قول

مشہور مفسّر قرآن علامہ صاوی مالکی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔

"محقق علماء نے فرمایا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف شرک سے محفوظ ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، سے لیکر حضرت آدم علیہ السلام تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادا میں سے کسی نے قطعاً کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔"

(تفسیر صاوی ص ۲۵/۲۶)

تاریخ اشاعت ——— ۲۰ ذوالحجہ ۱۴۱۹ھ

بار اول تعداد ——— ۱۰۰۰

ہدیہ ———

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بعد

پیش لفظ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے والدین کریمین کا انتقال سیدنا عیسٰی علیہ السلام کے دورِ نبوت کے بعد اور عہدِ اسلام سے پہلے ہو چکا تھا تو اس وقت تک وہ صرف اہلِ توحید و اہلِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تھے۔ دورِ رسالت میں رب العزت جل جلالہٗ نے اپنے حبیب پاک علیہ السلام کے صدقہ مبارکہ سے ان پر اتمامِ نعمت کے لیے انہیں زندہ فرما کر رسول اللہ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان و شرفِ صحابیت سے سرفراز فرمایا۔ زمانہ اسلام سے پہلے نہ صرف حقیقی والدین ہی بلکہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام تک آپ کے تمام آباء و اجداد اور امہات و جدات یعنی سلسلۂ نسب کے تمام خواتین و حضرات موحد تھے اور ان کا دامن کفر و شرک کی نجاست سے بالکل پاک تھا۔ رب کریم اپنے محبوب کریم علیہ السلام کے مقدس نور کو باپوں کی پاک پشتوں اور ماؤں کے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔ ارشادِ باری ہے۔

آیت ① اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ۔ "جو ذات دیکھتی ہے۔ آپ کو جب آپ کھڑے ہوتے ہیں (نماز کو) اور آپ کا گردش کرنا سجدہ کرنے والوں میں۔"

اس آیت کریمہ میں وتقلبک فی الساجدین کی تفسیر میں مفسرِ قرآن سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی کا پشتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام میں گردش کرنا مراد ہے۔ یعنی ایک نبی کی پشت سے دوسرے نبی کی پشت مبارک میں نقل کرنا یہاں تک کہ آپ اس امت مرحومہ میں مبعوث ہوئے۔[1]

وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ شریف

---

[1] تفسیر خازن ج ۵ ص ۱۰۱، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۶

ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا۔ تو اب اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے والدین حضرت آمنہ و حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اہلِ جنت سے ہیں۔ اس لیے کہ وہ تو ان نبیدوں میں سے زیادہ قریب ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے لیے چُنا تھا اور یہی قول صحیح ہے[1]۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ساجدین سے مراد ایمان والے ہیں اور آیۂ کریمہ کا معنیٰ یہ ہے کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ مومن باپوں کی پشتوں اور مومنہ ماؤں کے رحموں میں آپ کے نور پاک کو آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عبداللہ تک منتقل ہوتا دیکھتا رہا[2]۔

آیت ۲ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (الآیہ) تحقیق آئے تمہارے پاس تم سے رسول۔

علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ روح البیان میں لکھتے ہیں۔ وَقُرِئَ مِنْ اَنْفَسِكُمْ بِفَتْحِ الْفَآءِ اَيْ اَفْضَلِكُمْ وَاَشْرَفِكُمْ بعض قراء نے اَنْفَسِكُمْ میں حرف فاء کو زبر کے ساتھ پڑھا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں کہ میں تم سب سے بے حد بزرگ اور بلند پایہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ (الآیہ) کی تلاوت فرمائی اور اَنْفَسِكُمْ میں حرف فاء کو زبر کے ساتھ پڑھا اور فرمایا میں تم سب سے نسب، سسرال اور حسب کے لحاظ سے بہت پاکیزہ ہوں۔ میرے آباء واجداد میں سفاح داخل نہیں ہوا۔ تمام سلسلۂ نسب میں سیدنا آدم علیہ السلام تک نکاح کی رسم جاری رہی ہے[3]۔

نوٹ:۔ سفاح کا معنیٰ زنا ہے یعنی کسی عورت کو بغیر طریقۂ اسلام اپنے پاس رکھنا[4]۔

---

[1] افضل القریٰ لقراء القریٰ للامام ابن حجر مکی [2] تفسیر صاوی علی الجلالین ج ۳ ص ۱۸۹ [3] المنجد ص ۳۴۶
[4] خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۹۹، مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۱۳، مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۶

فائدہ: عہدِ اسلام سے پہلے لوگ عورت کو بغیر نکاح کے چند دن اپنے پاس رکھ لیتے اور اس کے بعد نکاح کر لیتے تھے۔ سید عالم علیہ السلام نے اس لعنت کی نفی فرمائی اور فرمایا میرے والدین سے لے کر آدم علیہ السلام تک تمام آباء کرام اہل ایمان تھے[1]۔

آیت ۲ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ — مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے

اسی طرح فرمایا! وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ — باندی مومنہ مشرکہ سے بہتر ہے۔

اس آیت کریمہ سے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسائل میں آباء کرام و امہات عظام کے ایمان کے سلسلہ میں اس طرح استدلال فرمایا کہ اگرچہ کوئی بھی کافر بظاہر کیسا ہی شریف القوم ہو کسی غلام مومن یا باندی مومنہ سے ہرگز ہرگز بہتر نہیں ہو سکتا اس لیے کہ سرکار علیہ السلام نے اپنے آباء کرام و امہات عظام کی نسبت احادیث شریفہ میں تصریح فرمادی ہے کہ وہ سب پسندیدۂ بارگاہِ الٰہی ہیں۔ آپ کے تمام آباء کرام اور امہات طاہرات ہیں اور مشرکوں کے متعلق ارشاد باری ہے۔

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ۔ یعنی مشرک ناپاک ہیں۔

لہٰذا مشرک و کافر کو کریم، طاہر اور مختار نہیں کہا جاتا[2]۔

ارشادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی كُنْتُ فِی الْقَرْنِ الَّذِیْ كُنْتُ فِیْهِ۔

میں ہر زمانہ و طبقہ میں تمام بنی آدم کے زمانوں میں سے بہتر میں بھیجا گیا۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں ہوا جس میں پیدا ہوا ہوں[3]

---

[1] ہدایۃ الغبی الی اسلام آباء النبی ص ۵ — [2] ہدایۃ الغبی ص ۶، ۵ (مصنفہ علامہ شاہ محمد عبد الغفار منگلور)۔ [3] رواہ البخاری، خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۹۶

ارشادِ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح میں ہے کہ روئے زمین پر ہر زمانے میں کم ازکم سات مسلمان ضرور رہے ہیں۔ ایسا نہ ہوتا تو زمین و اہلِ زمین سب ہلاک ہو جاتے[1]۔

ارشادِ محبوبِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث صحیح میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد زمین کبھی سات بندگانِ خدا سے خالی نہ ہوئی جن کے سبب اللہ تعالیٰ اہلِ زمین سے عذاب دفع فرماتا ہے[2]۔

فائدہ:۔ جب صحیح احادیث سے ثابت ہوا کہ ہر زمانہ و طبقہ میں روئے زمین پر کم ازکم سات مسلمان بندگانِ مقبول ضرور رہے ہیں اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ ہر قرن میں بہترین زمانوں میں سے تھے اور آیتِ قرآنیہ ناطق کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف النسب ہو کسی غلام یا باندی مسلمان سے بھی خیر و بہتر نہیں ہو سکتا تو واجب ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و امہات ہر قرن و طبقہ میں انہیں بندگان صالح و مقبول سے ہوں ورنہ معاذاللہ صحیح بخاری میں ارشادِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، قرآن عظیم میں ارشادِ حق جل وعلا کے مخالف ہوگا۔

والدین کریمین کو دوبارہ زندہ کیا گیا

عَنْ عَائِشَۃَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَاَلَ رَبَّہٗ اَنْ یُّحْیِیَ اَبَوَیْہِ فَاَحْیَاھُمَا لَہٗ فَاٰمَنَا بِہٖ ثُمَّ اَمَاتَھُمَا۔	ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے سوال کیا کہ آپ کے والدین کو زندہ

[1] زرقانی شرح مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۱۷۲ [2] حوالہ مذکور

فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ فرمایا تو وہ آپ پر ایمان لائے۔ پھر ان کو وفات دے دی۔[1]

وَجَاءَ فِي حَدِيثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمَّا مُنِعَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ لِكُفَّارٍ دَعَا اللّٰهَ أَنْ يُحْيِيَ لَهُ أَبَوَيْهِ فَأَحْيَاهُمَا لَهُ فَآمَنَا بِهِ وَصَدَّقَا وَمَاتَا مُؤْمِنَيْنِ۔

حدیث میں آیا ہے کہ نبی اکرم علیہ السلام کو جب کفار کے لیے مغفرت سے منع کیا گیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ آپ کے والدین کو زندہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ فرمایا۔ پس وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائے اور تصدیق کی اور حالت ایمان میں انتقال فرماگئے۔[2]

تازہ نشانی

مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلہ میں کی جاتے والی کھدائی کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کا جسد مبارک جسکو دفن کئے ہوئے چودہ ۱۴ سو سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ بالکل صحیح سالم حالت میں برآمد ہوا۔ علاوہ ازیں صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مالک بن سنان کے علاوہ دیگر چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجساد مبارکہ بھی اصلی حالت میں پائے گئے۔ جنہیں جنت البقیع میں نہایت عزت و احترام کیسا تھ دفن کیا گیا۔ جن لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ صحابہ کے چہرے نہایت تروتازہ اور اجسام اصلی حالت میں تھے۔[3]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجُوْنَ كَئِيبًا حَزِينًا فَأَقَامَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ رَجَعَ مَسْرُوْرًا قَالَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج الوداع کے موقع پر حجون (قبرستان مکہ معظمہ) نزول فرمایا اس حال میں کہ آپ سخت غمگین و حزین تھے آپنے

۱؎ زرقانی ج ۱ ص ۱۶۹، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۳ ۲؎ الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۲
۳؎ نوائے وقت، امروز، مغربی پاکستان ۱۱ صفر ۱۳۹۸ھ ۲۱ جنوری ۱۹۷۸ء

سَأَلْتُ رَبِّيْ فَأَحْيَا لِيْ أُمِّيْ فَآمَنَتْ بِيْ ثُمَّ رَدَّهَا۔[1]

کچھ عرصہ جتنا کہ خدا کو منظور تھا۔ وہاں قیام فرمایا۔ پھر سرکار علیہ السلام نہایت خوش و خرم میرے پاس تشریف لائے۔ فرمایا! اے عائشہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا۔ اس نے اپنے فضل و کرم سے میری والدہ ماجدہ کو زندہ فرما دیا تو آپ میری نبوت پر ایمان لائیں پھر اللہ کریم نے ان کا انتقال فرما دیا۔[1]

اسی طرح علامہ سہیلی اور خطیب فرماتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ ہر دو کو زندہ کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے ایمان قبول کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے آپ کے والدین کریمین کے زندہ ہو کر آپ پر ایمان لانے کے ان مذکورہ حضرات کے علاوہ علامہ ابن شاہین حافظ خطیب بغدادی، قرطبی، محب طبری، علامہ ناصر الدین ابن المنیر اور عمر بن محمد بن عثمان بغدادی علامہ سیوطی، دارقطنی اور ابن عساکر جیسے جلیل القدر حفاظ حدیث بھی قائل ہیں۔

علامہ شہاب ابن حجر نے اپنی کتاب مولد اور شرح ہمزیہ میں کہا ہے۔ یہ حدیث ضعیف نہیں ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے وہ خود ضعیف ہیں اور حقیقت سے عاری ہیں۔ علامہ تلمسانی نے کہا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کے اسلام لانے کی حدیث کی سند درست ہے اور ایسے ہی آپ کے والد ماجد کے اسلام قبول فرمانے کی حدیث صحیح ہے۔ اور دونوں حضرات موت کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔[3]

علامہ یوسف نبہانی نقل فرماتے ہیں کہ حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی نے کیا خوب کہا ہے۔ "خدا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار خوبیاں عطا کیں اور وہ آپ پر

---

[1] رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط [2] حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۴۲ زرقانی ج ۱ ص ۱۶۶، ماثبت بالسنۃ ص ۳۶، تفسیر روح البیان مطبوعہ دیوبند ج ۱ ص ۱۴۷، التعظیم والمنۃ سیوطی ص ۶ [3] سیرت دحلانیہ ص ۱۹۶، قاضی سید احمد بن دحلان مکی۔

مہربان تھا۔ آپ کی والدہ کو زندہ کیا اور نیز آپ کے والد کو۔ تاکہ آپ پر ایمان لائیں اور یہ خدا کا خاص فضل تھا[1]۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزۂ عظیمہ کا کثیر کتب میں ذکر موجود ہے[2]۔

سوال:۔ احیاء الوین کریمین والی حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ علامہ ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

جواب:۔ علامہ سید احمد حموی علیہ الرحمۃ اس سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ یہ صرف بعض بے شعور اور نافہم لوگوں کا اپنا وہم و گمان ہے۔ کیوں کہ قابل قبول واقرب الی الصواب یہ بات ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہوگی۔ موضوع ہرگز نہیں۔ دیکھو حافظ ناصر الدین دمشقی نے کیا خوب کہا:۔

حَبَا اللّٰہُ النَّبِیَّ مَزِیْدَ فَضْلٍ ‏ عَلٰی فَضْلٍ فَکَانَ بِہٖ رَءُوْفًا

فَاَحْیَا اُمَّہٗ وَکَذَا اَبَاہُ ‏ لِاِیْمَانٍ بِہٖ فَضْلًا لَطِیْفًا

مُسَلَّمٌ فَالْاِلٰہُ بِہٖ قَدِیْرٌ ‏ وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ بِہٖ ضَعِیْفًا

ترجمہ:۔ اللہ کریم کا اپنے حبیب کریم سے پیار و محبت کرنا آپ کی فضیلت اور کمال بزرگی کی روشن دلیل ہے۔ وہ آپ پر بے حد مہربان ہے۔ آپ کے والدین کو حصولِ دولتِ ایمان کے لیے دوبارہ زندہ کیا جانا بڑی بزرگی کی نشانی ہے اس بات کو مان لے کہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ اگرچہ حدیث ضعیف مروی ہے[3]۔

---

[1] انوارِ محمدیہ ص ۵۱ [2] شرح علامہ زرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۱۶۳، مطالع المسرات ص ۱۱۶ امام محمد مہدی، ما ثبت من السنہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۱۲۶ علامہ اسماعیل حقی، زاد اللبیب ص ۳۳، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۱۲ علامہ نبہانی، المقتفی فی شرف المصطفیٰ علامہ ناصر الدین، مسالک الحنفا ص ۱۱۴ علامہ سیوطی، سیرت دحلانیہ ص ۱۹۶ سید احمد بن زینی دحلان مکی، نبراس شرح لشرح العقائد ص ۵۲۶ علامہ عبدالعزیز فرہاروی، شمول الاسلام اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں ص ۳۲، خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۶۷ علامہ سیوطی، انوارِ محمدیہ ص ۵۱ علامہ نبہانی، مدارج النبوت ج ۱ ص ۳۹، کتاب المقاصد الحسنہ امام سخاوی، تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۶۴۳ مفتی احمد یار خاں گجراتی، سیرتِ مصطفیٰ ص ۵۱ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی، نور الہدیٰ ص ۴۶ مولانا علی احمد چشتی، تنویر الکلام ص ۱۰۱

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

نے دیگر علماء مشائخ کے علاوہ مسئلہ ایمان ابوین کریمین پر مستقل چھ ایمان افروز رسائل تحریر فرمائے اور والدین کریمین کا ایمان ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ مخالفین کا ردِ بلیغ فرمایا۔ غالباً اسی وجہ سے بارگاہِ رسالت میں موصوف کو عظیم مقام مقبولیت حاصل ہے۔

علامہ سیوطی اور دیدارِ مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

علامہ سیوطی کی وہ بلند مرتبہ شخصیت ہے۔ جن کو بحیثیت مرتبہ عالم بیداری میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف حاصل ہوا۔[۱]

علامہ سیوطی اور حدیث مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس جلیل القدر محدث نے دیگر کئی مسائل کی طرح ایمانِ والدین کریمین کے مسئلہ میں متعدد احادیث بیان فرما کر تحقیق مسئلہ کا حق ادا فرما دیا۔ اگرچہ محدثین کے نزدیک بعض احادیث ضعیف بھی ہوں تاہم بابِ فضائل میں درجہ قبولیت کے علاوہ علامہ سیوطی نے براہِ راست کئی احادیث کو بارگاہِ رسالت میں پیش کر کے تصحیح کرائی تھی۔[۲]

علامہ عنایت اللہ سانگلہ ہل، ابوین مصطفےٰ ص۳۵ علامہ فیض احمد اویسی، سیرتِ مصطفےٰ ص۲۰ مولوی ابراہیم سیالکوٹی حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ص۲۲، شرح الاشباہ والنظائر ص۲۵ سید احمد حموی، شان حبیب الرحمٰن ص۲۳ مفتی احمد یار خان گجراتی، سیرت رسول عربی ص۵۶۳ علامہ نور بخش توکلی، الشمامۃ العنبریہ ص۳۱ نواب صدیق حسن التعظیم والمنۃ ص۷ علامہ سیوطی، اشعۃ اللمعات ص۲۰ شیخ عبدالحق محدث دہلوی، تفسیر ام المعانی خواجہ سید گوی بحوالہ اخبار الاخیار ص۲۱۵ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قصیدہ حمزیہ خرپوتی، نشر العالمین علامہ سیوطی ۔ سے حموی شرح اشباہ والنظائر ص۲۵، حجۃ اللہ علی العالمین ص۲۱۳۔

[۱] المیزان الکبریٰ ص۴۴   [۲] المیزان الکبریٰ ص۴۴ امام شعرانی

مولوی انور کاشمیری دیوبندی کے قلم سے

کاشمیری صاحب رؤیت مصطفیٰ علیہ السلام پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عالم بیداری میں سرکار علیہ السلام کا دیدار ثابت ہے اور اس بات کا انکار جہالت ہے۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے بائیس مرتبہ آپ کی زیارت کی اور آپ سے احادیث کے بارے سوال کیا تو آپ علیہ السلام کے تصحیح فرمانے سے انہوں نے تصحیح کرلی۔ (حالانکہ بعض محدثین انہیں ضعیف قرار دے چکے تھے)[1]۔

خبردار! آج تک دلیل قوی تو کیا کسی ضعیف دلیل سے بھی والدین کریمین رضی اللہ عنہما کی بت پرستی یا عقیدۂ کفر ثابت نہیں ہوا بلکہ ان کے اقوال سے ان کے ایمان کا پتہ لگتا ہے۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب التعظیم والمنۃ میں بروایت دلائل النبوت مصنفہ ابونعیم بیان کیا کہ سیدہ آمنہ خاتون نے اپنی وفات کے وقت حضور علیہ السلام کے چہرۂ انور پر حسرت سے نظر کی اور ان کی جدائی پر خیال فرما کر کچھ اشعار پڑھے ملاحظہ ہو

ترجمہ:۔ "اے بیٹے اللہ تجھے برکت دے۔ مجھے یقین ہے کہ تم رب کیطرف سے ساری مخلوق کے نبی ہوگے۔ اور حلال و حرام میں فرق کرو گے، عرب و عجم میں اسلام پھیلاؤ گے۔ اللہ تمہیں بت پرستی سے بچائے گا اور دین ابراہیمی تم سے پھیلائے گا۔ میں تو فوت ہوجاؤں گی مگر میرا ذکر قیامت تک رہے گا کیونکہ میں نے بہترین چیز یعنی فرزند چھوڑا ہے۔"

سوال:۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ۔۔۔

وَوَالِدَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَا عَلَی الْکُفْرِ — یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کا انتقال کفر پر ہوا ہے۔

جواب:۔ یہ قول جو کہ حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس کی کئی وجوہ ہیں، پہلی وجہ وہ ہے۔ جس کو علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے اپنے فتاویٰ میں نقل فرمایا

---

[1] فیض الباری مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۲۰۴ ملخصاً

ہے کہ وہ قول جو کہ سرکار علیہ السلام کے والدین کریمین کے بارے میں امام اعظم کی طرف سے منقول ہے وہ قول مردود ہے۔ کیونکہ یہ قول امام اعظم کی مؤلفہ فقہ اکبر میں نہیں ہے بلکہ یہ قول فقہ اکبر جو تالیف ہے ابو حنیفہ محمد بن یوسف البخاری کی، اس میں موجود ہے۔ علامہ برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عبارت کو نقل فرمانے کے بعد کہا ہے کہ فرمایا سید کی شیخ ابن حجر مکی نے کہ یہ بات فی حد ذاتہ درجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہے کہ یہ فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ کوفی کی تالیف نہیں ہے۔ بلکہ اشتباہ ہو گیا ہے اور اشتباہ کی وجہ یہ ہے کہ دونوں کتابوں کا نام ایک ہے اور دونوں مصنفوں کی کنیت ایک۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ فقہ اکبر جسمیں یہ قول موجود ہے۔ امام کی تصنیف ہے حالانکہ نفس الامر میں ایسا نہیں ہے۔

ثانیہ: بعض علماء کے نزدیک اصل فقہ اکبر کی عبارت اس طرح ہے کہ مَامَاتَا عَلَی الْکُفْرِ۔ یعنی والدین کریمین کا انتقال کفر پر نہیں ہوا۔ اس عبارت میں حرف مَا کاتب کی بھول یا کسی اور وجہ سے رہ گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد غبی صفحہ ۱۵ پر مذکور ہے۔

ثالثہ: محققین علماء احناف نے فرمایا ہے کہ اگر بالفرض اس قول کی نسبت امام صاحب کی طرف مان بھی لی جائے تو اس بات کو تسلیم کرنا ہوگا کہ امام صاحب کی مراد مَاتَا عَلٰی زَمَنِ الْکُفْرِ ہے۔ یعنی عقیدۂ کفر پر نہیں بلکہ زمانہ کفر میں انتقال فرمایا۔

نوٹ: صوفی عبد الحمید سواتی دیوبندی مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ فقہ اکبر کا ترجمہ کرتے ہوئے حاشیہ پر اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "بعض نسخوں میں یہ عبارت موجود نہیں ہے۔ اس بارہ میں سکوت ہی اولیٰ ہے۔ (ملخصاً صفحہ ۴۶)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ

حضرت ملا علی قاری نے فقہ اکبر کی یہ گمان کر کے کہ یہ حضرت امام اعظم کی تصنیف ہے، شرح لکھی اور اس قول کے تحت والدین کریمین کے عدم ایمان کے بارے میں اپنی تحقیق کا اظہار کیا

---

[1] ماخوذ بتصرف از تنویر الکلام مصنف علامہ عنایت اللہ صاحب صفحہ ۱۵

بلکہ اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ بھی لکھا جس کا اکابر علماء حنفیہ و شافعیہ نے ردِ بلیغ فرمایا یہاں تک کہ علامہ محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی نے فرمایا کہ ملاں علی قاری کی ناک خاک آلود ہو کہ وہ اس (مسئلہ ایمان الوین) میں ضد کرتے ہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری اس موقف کو اختیار کرنے کے بعد گوناگوں مصائب و آلام میں مبتلا ہو گئے۔ سیدی علامہ حموی نے بھی اپنے رسالہ مبارکہ (الفوائد الرحلۃ) میں بعض مصائب کا ذکر کیا ہے جو کہ ملا علی قاری کو آخری عمر میں پہنچے مثلاً فقر اور مسکنت یہاں تک کہ اکثر دینی کتب بھی بیچ ڈالیں۔ اسی طرح مشہور درسی کتاب شرح عقائد کی شرح نبراس میں موجود ہے کہ ملا علی قاری کے استادِ محترم علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے خواب میں دیکھا کہ وہ چھت سے گرے ہیں اور ان کا پاؤں ٹوٹ گیا ہے۔ ان کو کہا گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کی توہین کرنے کا تجھے یہ بدلہ ملا ہے۔ پس واقعتہً ملا علی قاری کا پاؤں ٹوٹ گیا تھا۔[1]

ملا علی قاری کی توبہ!

اگرچہ ملا علی قاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے ایمان کے خلاف کافی کچھ لکھ چکے تھے مگر بالآخر رب کریم نے اپنے حبیب کریم علیہ السلام کے وسیلہ جلیلہ سے ان کو توبہ اور موقف مذکور سے رجوع کی توفیق عطا فرمائی۔ چنانچہ اسی نبراس میں مذکورہ واقعہ کے حاشیہ پر موجود ہے۔

"عَلِيُّ بْنُ سُلْطَانِ الْقَارِيُّ فَقَدْ أَخْطَأَ وَذَلَّ لَا يَلِيقُ ذٰلِكَ لَهُ وَنُقِلَ تَوْبَتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْقَوْلِ الْمُسْتَحْسَنِ"۔

یعنی ملا علی قاری نے غلطی کی اور ذلت اٹھائی ایسا کرنا ان کو لائق نہیں تھا۔ بہر حال مستحسن قول کے مطابق ان کی توبہ اور رجوع منقول ہے[2]

---

[1] نبراس صفحہ ۵۲۶ [2] حاشیہ نبراس صفحہ ۵۲۶،

حضرت امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ

بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین ہرگز کافر و مشرک نہ تھے۔ [۱]

حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں۔ کیا تو اس بات کو نہیں جانتا کہ رسول کریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ کرامت عطا کی ہے کہ آپ کے والدین گرامی کو دوبارہ زندہ کیا اور وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائے۔ [۲]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

لکھتے ہیں کہ علماء کرام نے سرکار علیہ السلام کے والدین بلکہ آپ کے تمام آباء و امہات کا اسلام آدم علیہ السلام تک ثابت کیا ہے۔ [۳]

خبردار! ہرگز ہرگز کبھی بھول کر بھی آپ کے عزت مآب والدین کی برائی نہ کرو اور ان کی شان میں کوئی گستاخ کلمہ نہ کہو کیونکہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوگی۔ [۴]

حضرت امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ

فَقَالَ اِنَّھُمَا لَمْ یَکُوْنَا مُشْرِکَیْنِ بَلْ کَانَ عَلَی التَّوْحِیْدِ وَمِلَّۃِ اِبْرٰھِیْمَ الخ

فرمایا! بیشک آپ کے والدین مشرک نہ تھے۔ بلکہ توحید اور ملت ابراہیم پر تھے۔ [۵]

---

۱ زرقانی شرح مواہب لدنیہ ج ۱ مصری ۲ رد المحتار شرح در مختار ۳ اشعۃ اللمعات ج ۱
۴ حاشیہ منہ بالسنۃ صفحہ ۸ ۵ حجۃ اللہ علی العلمین صفحہ ۴۱۸

حضرت امام کلبی علیہ الرحمۃ

فرماتے ہیں۔ کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ۵۰۰ سَو ماؤں کے حالات لکھے میں نے کسی میں بھی دورِ جاہلیت کی رسوم اور سفاح کا اثر نہیں پایا۔[1]

حضرت علامہ امام یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے۔ کہ آپ کے والدین کا آپ کی وجہ سے زندہ ہونا اور ان کا آپ پر ایمان لانا۔[2]

علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ

مجھے اس کے کفر کا ڈر ہے۔ جو والدین کریمین رضی اللہ عنہما کے خلاف کچھ کہتا ہے۔[3]

قاضی ابوبکر بن عربی رحمۃ اللہ علیہ

آپ سے یہ پوچھا گیا۔ کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ آنحضرت کے والدین دوزخ میں ہیں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ وہ شخص ملعون ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ ایذا دیتے ہیں۔ خدا اور اس کے رسول کو ان پر لعنت کی خدا نے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔[4]

گستاخ ہیرو

جماعت "اہلحدیث" کے گستاخ ہیرو جو اپنے مسلک کے مخالف علماء (خواہ متقدمین ہوں یا متاخرین) کو کوسنے میں خوب مشاق ہیں۔ ... یعنی مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی

---

[1] الشفاء صہ ۱۱ [2] جواہر البحار صہ ۴۵۶ ج ۲ مترجم [3] تفسیر روح المعانی صہ ۳۴۵ ج ۱۰
[4] سیرت المصطفےٰ ۱ صہ ۱۰۲، مصنف ابراہیم میر سیالکوٹی۔

امام سیوطی سے بہت خفا ہیں۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین اور دیگر آباؤ اجداد وامجاد کے (ایمان) کے متعلق ایسے رسالے کیوں لکھے [1]

نواب محمد صدیق حسن بھوپالوی "اہلحدیث"

اللہ تعالیٰ نے آپ کے والدین کو زندہ کیا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے [2]

میر ابراہیم وہابی سیالکوٹی

آنحضرت کے والدین اپنے بزرگوں کی طرح اپنے جدِ اعلیٰ حضرت خلیل اللہ کے دین پر تھے کیونکہ انکے برخلاف شرک و بت پرستی ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہے [3]

مجددِ ملت اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی (علیہ الرحمۃ)

اعلحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مبارکہ "شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام" میں ایمان والدین کے مسئلہ پر حق تحقیق ادا کر دیا ہے۔ اور بہت محققانہ عاشقانہ انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین (رضی اللہ عنہما) کا مومن وناجی ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ کتاب جن حضرات کو دستیاب ہو ان کے لئے ایک عظیم الشان ایمانی روحانی علمی و تحقیقی تحفہ ہے۔ جیسا کہ آپ کی دیگر تصانیف مبارکہ بالخصوص "کنزالایمان" فی ترجمۃ القرآن "فتاویٰ رضویہ" اور "حدائق بخشش" یادگار ایمانی وروحانی اور علمی و تحقیقی ذخائر ہیں۔ سچ ہے۔

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم
جس سمت آگئے ہو سکّے بٹھا دیئے ہیں

---

[1] سیرت المصطفیٰ ۹۳، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی غیر مقلد، [2] الشمامۃ العنبریہ ۲۲ [3] سیرت مصطفیٰ ۱۰۱

سیدہ آمنہ کے حضور نذرانہ عقیدت

واہ رتبہ تیرا سیدہ آمنہ
نور سارا تیرا سیدہ آمنہ
کب کسی کے مقدر میں ہے وہ رتبہ
آپ کو جو ملا سیدہ آمنہ
ساری کائنات ہے تیری آغوش میں
مومنہ مسلمہ سیدہ آمنہ
کس کو ایمان ہے ان سے بڑھ کر ملا
گھر ہے ایمان کا سیدہ آمنہ
سارے نبیوں کا سلطان و سردار ہے
آپ کا لاڈلا سیدہ آمنہ
آپ مالک ہیں کوثر کی فردوس کی
آپ پہ ہم فدا سیدہ آمنہ
سب [illegible] کی جھکتی جبیں ہے یہاں
وہ [illegible] حجرہ تیرا سیدہ آمنہ
از ازل [illegible] پاک ہی پاک ہے
[illegible] گھرانہ تیرا سیدہ آمنہ
اپنے [illegible] صائم پہ بہر خدا
ہو نگاہ عطا سیدہ آمنہ

آمنہ تیری قسمت پہ لاکھوں سلام

دونوں عالم کا حاجت روا آگیا
ساری دنیا کا مشکل کشا آگیا
گود میں تیری نورِ خدا آگیا
آمنہ تیری قسمت پہ لاکھوں سلام
پھول ہنسنے لگے کھل اٹھی ہر کلی
رشکِ جنت بنی آمنہ کی گلی
گود میں آمنہ کی جو ظاہر ہوئی
اس رسالت کی دولت پہ لاکھوں سلام
مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
جس کا بیٹا ہے محبوب ربّ العلیٰ
تاجدار حرم سیدالانبیاء
ایسی پاکیزہ مادر پہ لاکھوں سلام
شافع روز محشر پہ لاکھوں سلام

بصد انداز یکتائی بغایت شانِ زیبائی
امیں بن کر امانت آمنہ کی گود میں آئی
عرب کی سرزمیں پہ مہرِ عالمتاب چمکا ہے
جنابِ آمنہ کی گود میں مہتاب چمکا ہے

(صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا)